جناب علی محسن صدیقی صاحب استاد تاریخ اسلام
کراچی یونیورسٹی ـــ کراچی

تعارف کتب حدیث

مسلمانوں نے مختلف وقتوں میں حدیث پر جو کتابیں لکھیں وہ سب کی سب ہم تک نہیں پہنچ سکیں ان کی ایک بہت بڑی تعداد دست برد زمانہ سے محفوظ نہ رہ سکی اور ضائع ہو گئی۔ اور ایسا صرف اس لئے نہ ہوا کہ سیاسی ابتلاء اور انتشار نے اسلامی ملکوں کو تھوڑے تھوڑے وقفوں سے برابر اپنی لپیٹ میں رکھا اور خلافت عباسیہ کے زوال کے بعد طوائف الملوکی پھیلی جس نے بڑی تباہی پھیلائی اور جس کی سب سے بھیانک صورت فتنہ تاتار تھی۔ بلکہ اسی ضیاع کی ایک وجہ دور انحطاط میں مسلمانوں کی علم حدیث سے غفلت بھی ہے۔ بہر کیف بہت سی ایسی کتابیں جن کو ہم نے ضائع شدہ سمجھ لیا ہے گمنامی کے پردے میں چھپی ہوتی ہیں۔ اور ان کے وجود کے بارے میں کبھی کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ جو کتابیں موجود ہیں ان میں قلمی مخطوطات کی ایک بہت بڑی تعداد محتاج طباعت ہے اس کے باوجود مطبوعہ کتابیں بھی اتنی کثیر التعداد ہیں کہ ان کا استقصاء دشوار ہے۔

اسی طرح احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تعداد کے متعلق بھی قطعی طور پر کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ شیخ الاسلام حافظ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے جمع الجوامع نامی کتاب میں تمام احادیث کو جمع کرنے کا ارادہ کیا مگر وہ ایک لاکھ حدیث جمع کر پائے تھے کہ انہوں نے وفات پائی۔ ان کی یہ کتاب نامکمل رہ گئی۔ اسی طرح یہ بھی مروی ہے کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) نے اپنی صحیح بخاری میں جو احادیث تدوین کی ہیں انہیں چھ لاکھ حدیثوں سے منتخب کیا گیا ہے۔ بہر کیف اس قدر یقینی ہے ـــــ

کہ احادیث مدونہ کی تعداد کئی لاکھ سے متجاوز ہے۔

علمائے حدیث نے کتب احادیث کو "صحت احادیث" ان کے حسن اور ضعف کے اعتبار سے متعدد طبقات میں تقسیم کیا ہے وہ طبقے مندرجہ ذیل ہیں:

طبقۂ اولیٰ | اس طبقے میں وہ کتابیں شامل ہیں جن میں ایسی احادیث مذکور ہیں جو متواتر صحیح احاد اور حسن ہیں۔ یہ کتابیں امام بخاری کی صحیح بخاری، امام مسلم (متوفی ۲۶۱ھ) کی صحیح مسلم اور امام مالک (متوفی ۱۷۹ھ) کی المؤطا ہیں۔

طبقۂ ثانیہ | اس میں جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، مسند احمد بن حنبل اور مجتبیٰ نسائی شامل ہیں۔ گو صحت میں یہ کتابیں صحیحین اور موطا، امام مالک کے برابر نہیں ہیں۔ مگر ان کے مدونین نے یہ احادیث بڑی محنت اور اہتمام سے جمع کی ہیں۔ ان میں بعض ضعیف احادیث بھی ہیں۔

طبقۂ ثالثہ | اس طبقہ میں ان کتابوں کو شامل کیا گیا ہے جن میں مختلف الاقسام ضعیف احادیث مثلاً منکر، شاذ، مضطرب وغیرہ موجود ہیں۔ بعض احادیث کے رجال بھی مجہول ہیں۔ ایسی کتابیں مسند ابن ابی شیبہ (متوفی ۲۳۹ھ۔) مسند طیالسی مسند عبید بن حمید (متوفی ۲۴۹ھ) اور بیہقی، طبرانی، وطحاوی کی کتب ہیں۔

طبقۂ رابعہ | اس طبقے میں بے اعتماد اور ساقط الاعتبار کتابیں شامل ہیں۔ یہ کتابیں بالعموم قصاص (قصہ گو) وعاظ (واعظین) صوفیہ، مؤرخین، غیر عدول، اہل البدعت نے مدون و مرتب کی ہیں۔ مثلاً ابن مردویہ اور ابوحفص، ابن شاہین متوفی ۳۸۵ھ وغیرہ کی کتابیں۔

کتب احادیث کی ایک دوسری تقسیم موضوعات کے اعتبار سے کی گئی ہے۔ مثلاً کتب صحاح، کتب جوامع مسانید، معاجم، مستدرکات مستخرجات، اجزاء وغیرہ

کتب صحاح | ان میں حدیث کی مشہور چھ کتابیں شامل ہیں، یعنی امام محمد اسماعیل بخاری کی الجامع الصحیح، امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری کی الجامع الصحیح، ابوداؤد سلیمان بن اشعث ازدی سجستانی متوفی ۲۷۵ھ کی سنن، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۵ کی جامع، ابو عبدالرحمان احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ اور ابو عبداللہ محمد بن یزید

معروف بہ ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ کی سنن ۔ بعض علمائے حدیث نے سنن ابن ماجہ کی بجائے موطاء امام مالک کو اور بعض نے مسند دارمی کو چھٹی کتاب قرار دیا ہے۔

کتبِ جوامع | ایسی کتابیں جو حدیث کے مصطلحہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہوں ۔ یہ آٹھ ابواب یہ ہیں ۔ ۱۔ باب العقائد ۔ ۲۔ باب الاحکام ۔ ۳۔ باب الرقاق ۔ ۴۔ باب آداب الطعام والشراب ۔ ۵۔ باب التفسیر والتاریخ والسیر ۶۔ باب السفر والقیام والقعود ــــ (باب الشمائل) ۷۔ باب الفتن ۸۔ باب المناقب والمثالب ۔ ان مباحث ہشت گانہ پر الگ الگ تصنیفات بھی ہیں ۔ مگر کتب جوامع میں یہ تمام مباحث یکجا آگئے ہیں۔ جوامع میں امام بخاری کی الجامع الصحیح اور ترمذی کی جامع مشہور ہیں۔

مسانید | حدیث کی ایسی کتابوں میں جنہیں مسند کہتے ہیں ۔ ہر صحابی کی مرویات کو الگ الگ تحریر کیا جاتا ہے ۔ صحابہؓ کی ترتیب سبقت الی الاسلام کی بناء پر یا پھر نسبی سلسلہ پر ہوتی ہے ۔ ان میں مسند ابی داؤد طیالسی متوفی ۲۰۴ھ اور مسند امام احمد بن حنبل ۲۴۱ھ نمایاں ہے۔

معاجم | معجم وہ کتابِ حدیث ہے جس میں حروف تہجی کی ترتیب سے مختلف شیوخ ، مختلف شہروں کے رہنے والے روات اور مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے راویوں کی احادیث الگ الگ درج کی جاتی ہیں ۔ طبرانی متوفی ۳۶۰ھ کی المعجم الکبیر، المعجم المتوسط، المعجم الصغیر اور احمد بن علی ہمدانی کی معجم الصحابہ قابلِ ذکر ہیں۔

مستدرکات | کسی کتاب حدیث کے مؤلف کی مقرر کردہ شرائط کے مطابق نئی کتاب کو مستدرکات کہتے ہیں۔ مثلاً حاکم متوفی ۴۰۵ھ کی مستدرک جو بخاری و مسلم کی مقرر کردہ شروط کے مطابق ایسی احادیث کا مجموعہ ہے جنہیں ان دونوں نے روایت نہیں کیا ہے۔

مستخرجات | مستخرج احادیث کی اس کتاب سے عبارت ہے جس میں کسی مشہور کتابِ حدیث کی احادیث کو اپنی اسناد سے روایت کیا جائے اور صاحبِ کتاب کے ساتھ اس کے شیخ یا اس سے اوپر کے درجہ میں سلسلۂ روایت مل جائے ۔ ابوبکر اسماعیلی (متوفی ۳۷۱ھ) کی مستخرج بخاری ابوعوانہ (متوفی ۳۱۶ھ) کی مستخرج مسلم ، ابوعلی ترمذی کی مستخرج ترمذی، اور محمد بن عبد المالک کی مستخرج سنن ابی داؤد مشہور مستخرجات ہیں۔

اجزاء | جزء وہ تالیف ہے جس میں کسی ایک صحابی یا ایک شیخ کی مرویات کو جمع کر دیا جائے مثلاً جزء ابی بکر جس میں صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایات کردہ احادیث کو مدون کیا گیا ہے اگر کسی خاص موضوع پر کوئی کتاب حدیث مرتب کی جائے تو ایسے بھی جزء ہی کہیں گے۔ مثلاً مروزی متوفی ۲۹۲ھ کی کتاب جزء فی قیام اللیل جس میں شب زندہ داری سے متعلق احادیث کو جمع کر دیا گیا ہے۔ ان اجزاء میں سیوطی کی جزء فی صلوٰۃ الضحیٰ، ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ کی جزء فی الاخلاص اور شعب الایمان۔ بیہقی متوفی ۴۵۸ھ کی اہم کتابیں ہیں۔

اس کے بعد ہم کتب احادیث کا ایک عام جائزہ پیش کرتے ہیں۔

کتب ائمہ اربعہ | اہل السنت والجماعت کے چاروں ائمہ کرام کی روایات کو بھی یکجا کیا گیا ہے۔ ان کتابوں کی تدوین، توضیح و تشریح کے علاوہ ان کے اسناد کی جانب بھی توجہ کی گئی ہے اور ان کے مراسیل کو اسناد متصلہ سے بیان کیا گیا ہے۔

مسند امام ابو حنیفہؒ | امام ابو حنیفہؒ متوفی ۱۵۰ھ کی جانب جن مسانید کی نسبت کی گئی ہے وہ تعداد میں پندرہ کے قریب ہیں۔ ابو مؤید محمد بن محمود خوارزمی متوفی ۶۵۵ھ نے انہیں یکجا کر دیا ہے۔ اس مجموعے کا نام جامع المسانید ہے۔

مؤطا امام مالکؒ | امام مالکؒ کی مؤطا دو سلسلوں سے ہم تک پہنچی ہے۔ ایک تو بروایت یحیٰی بن یحیٰی لیثی متوفی ۲۳۴ھ جو مؤطا امام مالک کے نام سے متداول ہے۔ دوسری مؤطا امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ کی روایت سے ہے اور مؤطا امام محمد کے نام سے مشہور ہے۔ امام محمد نے اپنی مؤطا میں امام مالک کے علاوہ دوسرے شیوخ کی بھی بعض روایات کو لیا ہے۔ اور بعض فقہی مسائل میں امام مالک کے مسلک سے اختلاف کیا ہے۔ امام مالک کی موطاء کو بعض ائمہ حدیث نے صحاح ستہ میں شمار کیا ہے۔

مسند امام شافعیؒ | جو مسند امام شافعیؒ متوفی ۲۰۴ھ کی جانب منسوب ہے وہ خود ان کی تالیف نہیں ہے، بلکہ مختلف کتب میں امام نے جن احادیث سے استناد کیا ہے۔ انہیں ان کے شاگرد ربیع بن سلیمان مرادی متوفی ۲۷۰ھ کی روایت سے ابو العباس محمد بن یعقوب اموی نیشاپوری متوفی ۳۴۶ھ نے یکجا کر دیا ہے۔ اور یہی مجموعہ مسند امام شافعیؒ کے نام سے مشہور ہے۔

مسند امام احمد | امام احمد بن حنبل کی مسند نہایت ضخیم ہے۔ یہ اٹھارہ مختلف مسانید مشتمل ہے۔ نیز ان کے بیٹے عبداللہ بن احمد متوفی سنہ ۲۹۰ھ نے اپنے باپ کی روایت پر اضافے بھی کئے ہیں۔ اور انہیں ترتیب دیا ہے مگر یہ مسند حسن ترتیب کی متقاضی ہے

کتب سنن | حدیث کی وہ کتابیں جو فقہی ابواب کے مطابق مرتب کی جائیں کتب سنن کہلاتی ہیں۔ ان کتابوں میں مشہور ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی اور دارقطنی کی سنن ہیں۔ ان میں کوئی روایت موقوف نہیں کیونکہ محدثین کی اصطلاح میں موقوف کو حدیث کہا جاتا ہے، سنن نہیں۔

مصنّف | وہ کتابیں جو سنن اس کے مفہوم یا اس سے متعلق مرویات پر مشتمل ہوں مصنّف کہلاتی ہیں ایسی کتابوں کو بعض محدثین جامع بھی کہتے ہیں۔ وکیع بن جراح متوفی ۱۹۶ھ اور ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ کی مصنّف کے علاوہ امام بخاریؒ کی جامع کبیر و جامع صغیر اور امام محمد کی کتاب الآثار اسی زمرے میں داخل ہیں۔ رکن الدین الفراء متوفی ۵۱۶ھ کی شرح السنۃ، محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ کی تہذیب الآثار، ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ کی شرح معانی الآثار اور ابوسلیمان الخطابی متوفی ۳۸۸ھ کی کتاب معرفۃ السنن والآثار بھی اسی ذیل میں آتی ہیں۔

کتب تفسیر | تفسیر کی کتابیں جن میں تفسیر قرآن کے ضمن میں احادیث و آثار کو ان کی سندوں کے ساتھ بیان کیا جائے۔ مثلاً عبدالرحمٰن بن ابی حاتم کی تفسیر جو چار جلدوں پر محتوی ہے۔ اور جس میں عموماً آثار مسندہ ہیں۔

کتب مصاحف و قرآت | ان کتابوں میں بھی اپنی سندوں کیساتھ احادیث و آثار روایت کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ابن ابی داؤد کی کتاب المصاحف اور ابوجعفر احمد بن محمد النحاس مرادی متوفی ۳۳۸ھ کی کتاب الوقف والابتداء

کتب دربارۂ ناسخ و منسوخ قرآن یا حدیث | قرآن کے ناسخ و منسوخ پر ابوعبید قاسم بن سلام متوفی ۲۲۴۔ ۲۲۲ھ نے کتاب الناسخ والمنسوخ لکھی جس میں احادیث کو اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ حدیث کے ناسخ منسوخ پر امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد صاحب سنن ابی داؤد نے کتاب الناسخ والمنسوخ لکھی ہے اسی طرح ابن الجوزی نے ایک مختصر سی کتاب تجرید الاحادیث المنسوخہ لکھی۔

کتب احادیث قدسیہ | حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جسکی اسناد اللہ تعالیٰ

کیطرف یوں ہو کہ اسے اللہ جل وعلیٰ شانہ کے کلام سے بنا دیا جائے، مگر اس سے تحدی نہ مقصود ہو۔ مثلاً ابو الحسن علی بن مفضل مقدسی متوفی ۶۱۱ھ کی الاربعین الالٰہیۃ، اور محی الدین ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ کی مشکوٰۃ الانوار۔

کتب مراسیل | مثلاً صاحب السنن ابو داؤد کی کتاب المراسیل جو ابواب کی ترتیب پر ایک جزء ہیں، مدون کی گئی ہے۔ اسی طرح ابن ابی حاتم کی کتاب المراسیل ہے جو ابواب پر مرتب کی گئی ہے۔ اسی کتاب کا باب اول اس بیان میں ہے کہ اسانید مرسلہ حجت ہیں یا نہیں۔

کتب فوائد | کتب فوائد میں تمام بن محمد رازی دمشقی متوفی ۴۱۴ھ کی کتاب الفوائد اہم ہے۔ یہ کتاب تیس[۳] اجزاء میں ہے۔ اسی طرح فوائد ابی بکر محمد بن ابراہیم اصبہانی متوفی ۳۸۱ جو ابن المقری کے نام سے مشہور ہیں آٹھ اجزاء میں ہے۔

کتب شمائل، سیر و مغازی | شمائل نبوی میں ترمذی کی شمائل، ابو محمد حسین بن مسعود بغوی کی کتاب الانوار اور ابو نعیم اصبہانی متوفی ۴۳۰ھ کی دلائل النبوۃ اہم اور مشہور ہیں۔ قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ اندلسی متوفی ۵۴۴ھ کی کتاب الشفاء بھی اسی موضوع سے تعلق رکھتی ہے مگر انہوں نے ضعیف احادیث بھی درج کی ہیں ——————— بلکہ بعض احادیث کے متعلق تو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ موضوع ہیں۔ مشہور تابعی ابو بکر محمد بن شہاب زہری متوفی ۱۲۴ھ کی کتاب السیرۃ اس موضوع پر پہلی کتاب ہے۔ اسی طریقہ سے محمد بن اسحاق متوفی ۱۵۱ھ کی السیرۃ النبویہ سیرت کی اہم کتاب ہے جس میں احادیث و اخبار کو اسناد کے التزام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ عبد الملک ابن ہشام متوفی ۲۱۸ھ کی السیرۃ النبویہ اور ان کی متعدد شروح جن میں ابو زید عبد الرحمٰن سہیلی متوفی ۵۸۱ھ کی کتاب الروض الانف نہایت اہم ہے۔ اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ مغازی میں ابن شہاب زہری، محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر واقدی متوفی ۲۰۷ھ کی کتابیں کافی مشہور ہیں۔

کتاب الغرائب | یعنی ایسی کتابیں جن میں کسی مخصوص شیخ کی کتابوں میں مذکور نہ ہونے والی احادیث کو بیان کیا جائے۔ مثلاً دارقطنی کی کتاب غرائب مالک جس میں انہوں نے ان احادیث کو قلم بند کیا ہے۔ جو اس موضوع سے متعلق موطا امام مالک میں نہیں ہیں۔

اس کے بعد ہم ایسی کتب احادیث کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جنکی بنیاد آنحضرت اور صحابہ

کتاب کے مابین راویوں کی تعداد پر ہے۔ یعنی مدون اور آنحضرت کے درمیان صرف ایک راوی ہے یا دو یا اس سے زائد۔

وحدانیات | ابو معشر عبدالکریم بن عبدالصمد طبری شافعیؒ نے ایک جزء میں امام ابو حنیفہؒ کی وحدانیات کو جمع کیا ہے۔ ان روایات کو امام نے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک واسطے سے روایت کیا ہے۔

ثنایات | دو واسطوں سے صاحب کتاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہوں تو ایسی احادیث کو ثنائیات کہتے ہیں۔ امام مالکؒ نے اپنی کتاب الموطا میں ثنائیات درج کی ہیں۔

ثلاثیات | امام بخاریؒ کی ایسی روایتیں جن میں ان کے اور آنحضرت کے درمیان تین واسطے ہیں، بائیس ہیں۔ انہیں حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ وغیرہ نے جمع کیا ہے۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے بھی تین واسطوں سے روایات کی ہیں۔ اسطرح امام احمد بن حنبل کی ثلاثیات کو عقود اللآلی فی الاسانید العوالی میں جمع کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد تین سو سینتیس ہے۔

رباعیات | ایسی روایات جن کے راوی اور صاحب حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چار واسطے (رواۃ) ہوں رباعیات کہلاتی ہیں۔ ابو الحسن دارقطنی کی تخریج سے ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے امام شافعی کی رباعیات کو ایک ضخیم جزء میں مدون کیا ہے۔ امام بخاریؒ کی رباعیات بھی در الدراری فی شرح رباعیات البخاری کے نام سے علیحدہ جمع کی گئی ہیں۔ اسی طرح دوسرے ائمہ حدیث کی بھی رباعیات ہیں۔

خماسیات | مسند عراق ابو الحسین احمد بن محمد معروف بہ ابن النقور بغدادی متوفی ۴۷۰ھ کی خماسیات یعنی ایسی حدیثیں جن کے سلسلۂ روایت میں آنحضرتؐ تک پانچ واسطے ہیں۔ جمع کی گئی ہیں سنن دارقطنی سے بھی ایسی احادیث الگ کی گئی ہیں۔

سداسیات | ابو طاہر سلفی متوفی ۵۷۶ھ کی تخریج سے مسند دیار مصریہ ابو عبداللہ محمد بن احمد رازی معروف بہ ابن الحطاب متوفی ۵۲۵ھ کی سداسیات جمع کی گئی ہیں۔ ان میں مسند دیار مصریہ اور رسالت مآبؐ کے درمیان چھ راوی ہیں۔

سباعیات | ایسی حدیثیں جو سات واسطوں سے مروی ہوں۔ ابو الفرج نجیب عبداللطیف

حرانی متوفی ۷۲۰ھ کی ایسی ہی احادیث کو سید شریف عز الدین احمد حسینی نے مرتب کیا ہے

ثمانیات | تحفۃ المستفید فی الاحادیث الثمانیہ الاسانید کے نام سے چار اجزاء میں ابوالحسن یحییٰ بن علی عطار کی ثمانیات (آٹھ واسطوں کی مرویات) مدون کی گئی ہیں۔

تساعیات | نو واسطوں سے متعدد محدثین کی مرویات کو علیحدہ علیحدہ مرتب کیا گیا ہے جن میں قاضی عز الدین ابن جماعۃ شافعی مصری متوفی ۷۶۰ھ کی روایات کے مجموعے کو جن میں ایسی چالیس احادیث ہیں۔ ابوجعفر محمد بن عبداللطیف ربعی متوفی ۷۹۰ھ نے تخریج کیا ہے۔

عشاریات | ترمذی اور نسائی کی روایات میں دس واسطوں سے مروی احادیث بھی ہیں۔ برہان الدین ابواسحاق تنوخی مصری متوفی ۸۰۰ھ کی بھی عشاریات ہیں

اربعینات | عبداللہ بن مبارک حنظلی متوفی ۱۸۱ھ یا ۱۸۲ھ نے سب سے پہلے اربعینات تصنیف کی ہے۔ اسی طرح ابونعیم اصبہانی ابوعبدالرحمٰن سلمی متوفی ۴۱۲ھ ابوبکر بیہقی اور ابوالحسن دارقطنی کی بھی ایسی مرویات ہیں جو چالیس شیوخ سے روایت کی گئی ہیں اور ان میں سے ہر حدیث کسی ایک صحابی سے سنی گئی ہے۔ اسی طرح تقی الدین محمد بن احمد فاسی حسنی متوفی ۸۳۲ھ کی کتاب الاربعون المتباینات ہے

ثمانینات | اسی شیوخ سے ایک ایک حدیث کو ابوبکر آجری متوفی ۳۶۰ھ نے روایت کیا ہے۔

مئینات | سو شیوخ سے ابوالمظفر منصور سمعانی متوفی ۴۸۹ھ نے روایت کیا ہے۔ جس کا نام الامالی ہے۔

راویوں کے حالات، ان کے مختلف طبقات اور ان کے دیگر کوائف سے متعلق بھی بہت سی کتابیں تحریر کی گئی ہیں، ان کا اجمالی ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

مخصوص کتابوں کے راویوں کے حال میں کتابیں | ابوبکر خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ نے مؤطا امام مالک کے راویوں کے حالات میں ایک علیحدہ کتاب لکھی ہے۔

کتب دربارۂ معرفت اسماء، کنیت اور القاب وغیرہ | راویان حدیث کے ناموں کنیتوں اور القاب پر امام احمد بن حنبل کی کتاب الاسماء والکنیٰ اور ابوبکر احمد بن عبدالرحمٰن فارسی شیرازی متوفی ۴۱۱ھ کی کتاب الالقاب والکنیٰ وغیرہ اہم کتب ہیں۔

کتاب الانساب | تاج الدین ابوسعید سمعانی متوفی ۵۶۲ھ کی الانساب۔ محب الدین

ابن نجار بغدادی متوفی ۶۴۳ھ کی انساب المحدثین اسی موضوع پر ہیں۔ ان میں راویان حدیث کے انساب سے بحث کی گئی ہے۔

کتب معرفۃ الصحابہ | صحابہ کرام کے حالات پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ یا تو حروف تہجی کی ترتیب پر ہیں۔ یا پھر قبائلی ترتیب پر مرتب کی گئی ہیں۔ ابو احمد عسکری متوفی ۳۸۲ھ کی کتاب معرفۃ الصحابہ قبائلی ترتیب پر ہے۔ علی بن مدینی متوفی ۲۳۴ھ کی کتاب معرفۃ من منزلی من الصحابۃ سائر البلدان پانچ اجزاء میں ہے۔ اسی طرح ابو نعیم اصبہانی کی معرفۃ الصحابہ تین جلدوں میں ہے۔ ابو عمر بن عبد البر قرطبی متوفی ۴۶۳ھ کی الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ عز الدین ابن اثیر جزری متوفی ۶۳۰ کی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ اور ابن حجر کی الاصابہ فی تمیز الصحابہ اس موضوع کی اہم کتابیں ہیں۔

تاریخ واحوال رجال حدیث | راویان حدیث کے حالات میں امام بخاری نے تاریخ کبیر لکھی جس میں عہد رسالت سے اپنے عہد تک کے راویان حدیث کے حالات تحریر کئے جنکی مجموعی تعداد چالیس ہزار مرد و زن کے قریب ہے۔ اسی ضمن میں ابو نعیم اصبہانی کی تاریخ اصبہانی ابو بکر خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد ابن عساکر دمشقی متوفی ۵۷۱ھ کی تاریخ دمشق، حاکم کی تاریخ نیشاپور، ابن ماجہ قزوینی کی تاریخ قزوین۔ محب الدین ابن نجار متوفی ۶۴۳ھ کی الدرۃ الثمینہ فی فضائل المدینہ۔ اور ازرقی متوفی ۲۲۳ کی تاریخ مکہ بھی آتی ہیں۔ محی الدین نووی متوفی ۶۷۶ھ کی تہذیب الاسماء واللغات، عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی متوفی ۶۰۰ھ کی الکمال فی اسماء الرجال، جسکی تہذیب حافظ ابو الحجاج مزی متوفی ۷۴۲ھ نے کی اور جسکا نام تہذیب الکمال فی اسماء الرجال رکھا اور جسکی مختصرات میں ذہبی متوفی ۷۴۸ھ کی تذہیب التہذیب، حافظ ابن حجر کی تہذیب التہذیب اور اسکا خلاصہ تقریب التہذیب ہیں، فن رجال کی مشہور و اہم کتب ہیں۔

کتب طبقات | ایسی کتابیں جن میں شیوخ حدیث کے تذکرے اور روایتیں طبقے اور زمانے کی ترتیب سے بیان ہوں۔ ابن سعد کی الطبقات الکبریٰ، ابو حاتم رازی کی طبقات التابعین خلیفہ بن خیاط کی طبقات الرواۃ مشہور کتابیں ہیں۔

کتب مشیخات | ان کتابوں میں مؤلف اپنے ان شیوخ کے حالات جمع کرتا ہے جن سے اس نے ملاقات کی۔ علم حدیث حاصل کیا اور بصورت عدم ملاقات انہوں نے تحریری طور پر اسے روایت حدیث کی اجازت دی۔ حافظ ابو یعلیٰ حنبلی کی کتاب المشیخۃ مشیخ

شہاب الدین سہروردی کی کتاب المشیخۃ وغیرہ اسی سلسلہ کی کتب ہیں۔

کتب وفیات۔ | صحابہؓ اور متاخرین رواۃ کے حالات اور وفات پر لکھی گئی کتابوں میں صاغانی کی درالسحابۃ فی وفیات الصحابۃ، ذہبی کی الاعلام بوفیات الاعلام، اور سمعانی کی تاریخ الوفاۃ للمتاخرین من الرواۃ مشہور ہیں۔

علوم حدیث اور اسکی اصطلاحات پر بھی متعدد کتب تحریر کی گئیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔

کتب در بیان علل حدیث | علل حدیث سے مراد یہ ہے کہ گو حدیث بظاہر کسی سقم سے خالی ہو مگر اس میں کوئی ایسا سبب خفی موجود ہو جو اسکی صحت کو مشکوک کر دے، اس موضوع پر بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ نے کتاب العلل لکھیں۔

کتب موضوعات | صحیح احادیث کے معارض موضوع احادیث کی تنقیح پر ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم جوزقی ہمدانی ۵۴۳ھ نے کتاب الموضوعات من احادیث المرفوعات لکھی۔ اس کا نام "کتاب الاباطیل" بھی ہے اسی طرح ابو الفرج ابن الجوزی کی کتاب الموضوعات الکبریٰ ہے جو دو جلدوں میں ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی کی کتاب اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

کتب اختلاف حدیث | یعنی مختلف معارض احادیث کی تاویل اور ان کے مابین تطبیق کے موضوع پر کتابیں امام شافعیؒ کی کتاب اختلاف الحدیث جو ربیع بن سلیمان مرادی نے روایت کی ہے۔ اسی موضوع پر ہے۔ اسی موضوع پر محمد بن جریر طبری نے بھی کتاب لکھی ہے۔

کتب آداب و قوانین روایت | خطیب بغدادی نے الجامع الاخلاق الراوی والسامع لکھی۔ انہیں کی ایک اور کتاب الکفایۃ فی اصول علم الروایۃ بھی ہے۔

کتب اصطلاحات حدیث | اصطلاحات حدیث پر سب سے پہلے حافظ ابو محمد ابن خلاد رامہرمزی متوفی ۳۶۰ھ (تقریباً) نے کتاب لکھی۔ لیکن اسی کتاب میں تمام اصطلاحات کا استیعاب نہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد حافظ ابو حمید اللہ حاکم نے حدیث کی پچاس ۵۰ انواع کا ذکر کیا مگر ان کا یہ بیان بھی مکمل نہ تھا۔ اس لئے حافظ ابو عمرو عثمان ابن صلاح متوفی ۶۴۳ھ یا ۶۴۶ھ نے اپنی کتاب علوم الحدیث میں ۶۵ اقسام حدیث کا ذکر کیا اور انہیں آراستہ و پیراستہ کیا۔ ابن صلاح کی یہ کتاب مرجع خواص و عوام ہوگئی۔ اور اسکی مختصرات، مستدرکات لکھی

گئیں، بعض لوگوں نے اسے نظم کیا۔ اس پر اعتراضات بھی کئے گئے اور پھر ان کے جوابات بھی۔ ابن حجر کی کتاب الافصاح اسی زمرے کی کتاب ہے جس میں ابن اصلاح کے مباحث کی وضاحت کی گئی ہے۔

اصولِ حدیث کی دوسری مشہور کتاب جسکی جانب بہت زیادہ توجہ کی گئی حافظ ابن حجر کی نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر ہے۔ ابن حجر ہی نے اسکی شرح نزہتہ النظر کے نام سے لکھی۔ ان کے بیٹے کمال الدین نے اسکی شرح نزہتہ النظر کے نام سے تحریر کی۔ شیخ ابو الحسن محمد صادق سندھی متوفی ۱۱۳۸ھ نے بھی نخبۃ الفکر کی شرح لکھی اسی طرح سید شریف جرجانی متوفی ۸۱۶ھ نے مختصر جامع المعرفۃ علوم حدیث لکھی۔ اسکی شرح مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلی متوفی ۱۳۰۴ھ نے کی جسکا نام ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی ہے۔

ان کتابوں کے علاوہ مشہور کتب حدیث کی ضخیم شروح کو شمار کیا جائے تو یہ داستان بہت طویل ہو جائے گی۔ اسی طرح اور بھی متعدد موضوعات ہیں جن پر الگ الگ کتابیں لکھی گئیں ہیں۔ احادیث کی کتابوں کے ترجموں کا تذکرہ بھی ضروری تھا مگر ان کے لئے بھی ایک دفتر چاہیئے۔ اس ذکر کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ یہاں افسانہ از افسانہ می خیزد والی بات ہے۔ اسے سمیٹنا مشکل ہے۔ اس لئے ہم اس گفتگو کو یہیں ختم کرتے ہیں۔ ■■

بقیہ : درسِ قرآن —— ارشاد فرما دیں۔ تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ توبہ کریں کہ ایمان بھی ہو (یعنی ایمان لاویں) آگے ان ربک میں انّہٗ اور لغفور میں لام اور اپنی دو صفات غفور اور رحیم بیان فرما دیں۔ جسکا معنی یہ ہے کہ ضرور ضرور ضرور توبہ کے بعد معاف فرما دیتے ہیں لیکن حقوق العباد نہیں معاف ہوتے۔ انکی توبہ یہ ہے کہ انکو ادا کرے، نماز قضا کو ادا کرنا وغیرہ تو یہ ہے طریق توبہ کا۔ اس طریق پر توبہ کرنے سے لغفور معاف کر دیا۔ اور رحیم کا معنی یہ ہے کہ جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے یہ انعام ہے ورنہ ایک ہی گناہ ابدالاباد جہنم میں رہنے کیلئے کافی تھا تو ہم جہنم سے بھی نکالیں گے یہ تو صفت غفور کا اثر ہے اور جنت میں داخل کریں گے یہ صفت رحیم کا اثر ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ ستر مرتبہ گناہ ہو جائے ستر دفعہ توبہ کرو۔ ۷۰ دفعہ اللہ تعالیٰ معاف کرتے ہیں اور ۷۰ کے عدد سے کثرت مراد ہے چاہے ۷۰ کروڑ مرتبہ گناہ کرکے توبہ کرے پھر بھی معاف فرماتے ہیں۔ لیکن شریر طبیعت والے اسکو سن کر اور جری ہو جاتے ہیں۔ اور گناہ کی جرأت کرنے لگتے ہیں۔ یہ ایسا ہے جیسے تریاق کے معلوم کرنے کے بعد زہر کھانے لگے۔ اس لئے توبہ کے بھروسہ پر تو گناہ نہ کرے البتہ اگر غلطی سے ہو جائے، توبہ کرلے۔ ■■